نور و سرور

Noor Aur Saroor

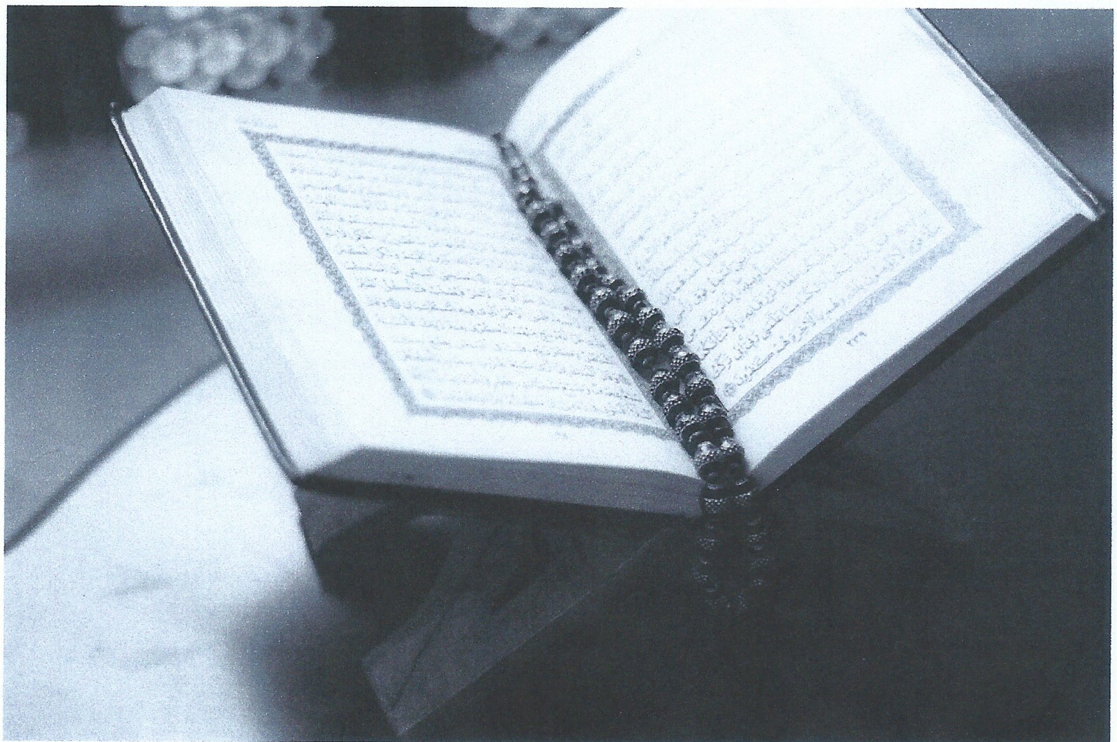

https://pixabay.com/en/book-quran-islam-holy-muslim-1283468/ (08-09-17 @ 12:42)

A collection of poems written by

Sahibzadi Zahida Mazhar

Newcastle Upon Tyne, United Kingdom

Copyright © Zahida Mazhar 2017

Part 2

1 اے اماں خدیجہ ؓ تجھے ہے سلام
مقدر میں تیرے تھے خیر الانام
تجھے شرف بخشا نکاح میں لیا
تو خاتون اوّل کا رتبہ دیا
وحی کے عوامل کی تو ہے گواہ
کہ آقا ﷺ نے قصہ حرا جب کہا
کبھی آپ ﷺ پہ کمبل رہیں ڈالتیں
کبھی دل سے دہشت رہیں ٹالتیں
طبیعت جو سنبھلی میرے شاہ ﷺ کی
گئے سوئے ورقہ تو ہمراہ تھی
کہا ماجرا سب حرا غار کا
بتایا اسے حال سرکار ﷺ کا
سنا اس نے قصہ حرا تو کہا
بڑے اوج پر ہے مقدر تیرا
مبارک نبوت کی دستار ہو
امام انبیا آپ ﷺ سرکار ہو
حقیقت ہے غار حرا کی یہ ہی
کہ جبرائیل ؑ آئے تھے لے کر وحی
بڑا مرتبہ ہے خدا نے دیا
تجھے رحمۃ العالمین ہے کیا
اے محبوب یزداں سلامت رہو
شفیع عاصیاں تا قیامت رہو
خدیجہ ؓ نے بھی اس کی تحقیق کی
نبی ﷺ جی مقدس کی تصدیق کی

گجراتی

2

عرض کی مسلمان ہوئی ہوں میں
تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیتی ہوں میں

مجھے فخر حاصل رہے گا سدا
کہ اوّل مسلمان مجھ کو کیا

خدا نے اتارا ہے تجھ پر قرآن
کہ صادقؐ امینؐ آپؐ ہیں میری جان

میں ایمان لاتی ہوں شاہؐ شہاں
کہ ختمؐ الرسلؐ آپؐ ہیں بے گماں

گواہی میں دیتی ہوں یا سیدؐی
کہ تمؐ کو نبوتؐ عطا ہے ہوئی

نبیؐ آخری میرے سرتاج ہیں
میرے آقاؐ صاحبِ معراج ہیں

محمدؐ ہو تمؐ مصطفٰیؐ مجتبیٰؐ
ہو رحمت خدا کی حبیبؐ خدا

مبارک ہو تمؐ کو یا خیرؐ البشر
میری جان تمؐ ہو شفیعؐ حشر

میں اے کاش اس وقت ہوتی وہاں
نبوتؐ کا بنتا گواہ ہر رواں

تیری زائدہ ہوتی اس دور میں
تو خدمت میں رہتی ہر طور میں

1

زوجۂ سرکارؐ ہیں بے حد فہیم
پیاری اماں عائشہؓ تم ہو عظیم
آپ کی خاطر سے اترا سورہ نور
عشق آقاؐ سے رہیں تم پُر سرور
آپؐ کے انوار سے تھیں فیضیاب
شاہؐ سے سنتیں رہیں ام الکتاب
یوں لیا دیں کا علم سرکارؐ سے
اپنے سینے کو بھرا انوار سے

آپؐ سے آیات کا لیتیں فہم
اور نبیؐ کی بات کا لیتیں فہم
یوں بنیں وہ عالم قرآن تھیں
اور احادیث نبیؐ کیوں جانتیں
کم سنی میں عقد میں جب آ گئیں
آپؐ سے نسبت کا شرف پا گئیں
باکرہ زوجہؓ صرف تھیں عائشہؓ
گھر میں کھیلیں ہر طرف تھیں عائشہؓ
شاہؐ بھی پیاری ادائیں دیکھتے
روکتے ان کو بھی نہ ٹوکتے
خلوتوں میں آپؐ ان سے کھیلتے
پیار سے کلمات کہتے بولتے
وہ فدا ہو کر شہؐ ابرار پر
مصطفیٰؐ خیر البشر دلدار پر

2

گیسوئے سرکارؐ کو سنوارتیں
آپؐ کی آنکھوں میں سرمہ ڈالتیں
شاہؐ کے قدموں کو تکتیں چومتیں
ہاتھ ہاتھوں میں پکڑتیں جھومتیں

دین کے ارکان سیکھے آپؐ سے
اور وضو کے بھی قرینے آپؐ سے
غسل کے آداب بتلائے گئے
دین کے اسلوب سمجھائے گئے

عائشہؓ کی عظمتوں کو ہے سلام
تھیں معلمہؓ دینِ حق کی نیک نام
صاحبِؐ لولاک کی محبوب تر
تھی رضائے ربّ تجھے مرغوب تر

دینِ حق پہ وقف کر دی زندگی
یوں ادا کرتیں حقوقِ بندگی
سب صحابہؓ پوچھتے آتے رہے
دین کے مسئلے سمجھ کر جاتے رہے

عائشہؓ کے ہی تصدق یا خدا
میری آل و نسل کا کر دے بھلا
ختم نہ ہو سلسلہ یہ نعتؐ کا
شاہؐ دیں شافعِؐ حشر کی بات کا
نسل میری نعتؐ پہ معمور ہو
زاہدہ کی التجا منظور ہو

1

تیری عظمت تیری قسمت تیری ہر اک بات پر
رشک آتا ہے حلیمہ سعدیہ کی ذات پر

تو بڑی دانا تھی اماں چن لیا دُرِ یتیم
شاہ کی دایہ بنی تو مل گئی جنت نعیم

تو حبیبِ کبریا کو گھر میں لے کر آ گئی
اور رضاعی والدہ بن کر عنایت پا گئی

اے مقدس ماں تیرا رتبہ زمانے سے سوا
عظمتوں والے کی دایہ سا کہاں کوئی ہوا

تو نے ان کو لوریاں دے کر سلایا ہے کبھی
کروٹیں بدلی کبھی ہیں رخ کو بدلایا کبھی

اور کلمہ طیبہ پڑھ کر اٹھایا ہے کبھی
آپ کی چشمیں میں سرمہ لگایا ہے کبھی

بھر لیا باہوں میں اور جھولا جھلایا ہے کبھی
بات کرنا بیٹھنا اٹھنا سکھایا ہے کبھی

ننھے قدموں سے کبھی چلنا دوڑنا بتلا دیا
دودھ دوہنا بکریوں کا بھی انہیں سکھلا دیا

تم لڑکپن میں انہیں ہر بات بتلاتی رہیں
دنیا داری دین داری خوب سمجھاتی رہیں

تو نے دیکھی ہیں ادائیں اس شہ لولاک کی
جس کی ساری چاہتیں ہیں یہ زمین افلاک بھی

دم قدم سے سید و سرور کے آئیں رحمتیں
بکریوں کا دودھ اترا رزق میں ہیں برکتیں

پھر گئے ہیں دن تمہارے گھر میں رہتی عید ہے
ہر گھڑی ہے باسعادت ہوتی شاہ کی دید ہے

دیکھتی ہے چومتی ہے تو اٹھاتی ہے انہیں
تو کھلاتی ہے پلاتی ساتھ لپٹاتی ہے انہیں

آکے جبرائیل بھی خدمت میں حاضر ہیں کھڑے
کہ محمد مصطفٰے جھولے میں سوتے ہیں پڑے

چاند کر تاروں سے باتیں کر رہے ہوں آپ تو
لاتیں پڑھکر درودیں پیش کرتی آپ کو

میں بھی ہوتی یا نبی اے کاش ایسے دور میں
تو بلائیں لیتی رہتی آپ کی ہر طور میں

زاہدہ گر دیکھتی نور مبین دلدار کو
کرتا ہر وقت رہتی خدمت سرکار کو

فاطمہؓ اماںؓ کی عظمت کو سلام

باحیا تھی فاطمہؓ تھی نیک نام
سیدہؓ سرکارؐ کی تھی لاڈلی
باپؐ کی الفت میں رہتی باؤلی
فاطمہؓ کو دیکھ کر سرکارؐ بھی
شفقت پدری لٹاتے پیار بھی
آپؓ بیٹی تھیں مقدس باپؐ کی
تھیں حیا سے نظریں نیچی آپؓ کی
آپؓ کی باتوں میں تھی پاکیزگی
حسن کی تھی آبرو دوشیزگی
آپؓ کے اطوار بھی تھے دلنشیں
آپؓ رہتی تھیں مؤدب شرمگیں
سیکھتیں سرکارؐ سے دین کا علم
ہاتھ میں رہتا تھا قرطاس و قلم
لقب بخشا آپؓ کو سرکارؐ نے
جنتوں کے مالک و مختارؐ نے
فاطمہؓ خاتون جنت نیک نام
سب خواتین جنتی تیری غلام
چونکہ ہوگا فاطمہؓ کو اختیار
جنتوں میں جس کو چاہے لے پکار
آپؓ کو اللہ نے رتبہ دیا
عقل کا اور علم کا تحفہ دیا

ایک دن پوچھا شہؐ ابرار نے
ساقیٔ کوثر میرے سرکار نے

فاطمہؓ اچھا ہے کیا؟ اور کیا برا؟
آپؓ بولیں اے حبیبؐ کبریا

بس رضائے ربّ کی ضامن ہے حیا
اس لئے عورت کو پردہ ہے بھلا

دیکھنا غیروں کو لاتا ہے عذاب
عورتیں پردہ کریں ہوگا ثواب

یعنی نامحرم رہیں سب دور دور
امن و عزت کے لئے یہ ہے ضرور

نیچی رکھیں نظر سارے مرد بھی
بات نیکی کی ہو لہجہ سرد بھی

یوں زمانے میں گزاریں رات دن
اہل اور عیال اپنوں میں مگن

اس جہاں کی زندگی ہے چار دن
اور حیات اخروی بے شمار دن

آخرت کے واسطے توشہ کما
تاکہ جنت میں ملے اچھی جگہ

اپنے اللہ پاک سے رشتہ بنا
تاکہ رکھے رب جہنم سے جدا
فیصلہ ہو جائے گا روز جزا
کام جو اچھا برا ہوگا کیا
ہم تو ہیں نادان سمجھے یا خدا
ہے سیاہ اعمال نامہ بھی میرا
فاطمہؓ کے صدقے میں میرے خدا
دے ہماری نسل کو پردہ حیا

انبیاءؑ و مرسلین کے ہی طفیل
حفظ میں رکھ اور بلا سختی کو ٹال

ہر قدم پر آپ حفاظت کیجئے
دشمنوں سے بھی کفائت کیجئے
یا خدا ہم پر عنائت کیجئے
آل میری کو ہدایت دیجئے

ہم خدا کے دین پر قائم رہیں
ہم پہ تیری رحمتیں دائم رہیں

دین اور دنیا میں اچھا ہو سدا
زاہدہ کے سب پیاروں کا بھلا

1

اے صدیق اکبرؓ تیرا مرتبہ
خدا وند عالم نے اعلیٰ کیا
شہِ دو جہاں کے ہو سچے غلام
خلیفۂ اوّل کو میرا سلام
بڑے اونچے پر تھے مقدر تیرے
نبیؐ جی کے ہمراہ ہمیشہ رہے
تمہاری محبت کا تھا امتحان
جو مکے سے ہجرت کا آیا سماں
تو سرکارؐ ہمراہ لے کر چلے
قدم آپؓ کے ریت پر جب پڑے
حکم شاہؐ ابرار نے یہ دیا
ابوبکرؓ کاندھوں پہ مجھ کو اٹھا
نہ چوں و چراں آپؓ نے کچھ کیا
ہمیشہ سے آپؓ ان کے تھے باوفا
نبیؐ کو اٹھا کر بڑے پیار میں
ابوبکرؓ لے کر گئے غار میں
جو دشمن گئے دیکھتے راستہ
نشاں نہ کوئی پا سکے شاہؐ کا
وہ بولے ادھر سے نہیں وہ گیا
اکیلا نشاں ہے کسی اور کا
مگر ثور تک ڈھونڈتے کو گئے
کبوتری وہاں پر تھے انڈے دیئے
در غار پر بھی تھے جالے پڑے
یہ دیکھا تو کفار واپس مڑے

باقی اگلا صفحہ پر

2

شہہ ذوالمنن ہوگئے محو خواب
ابو بکرؓ تیرا نہیں ہے جواب
نبیؐ جی کا سر ران پر رکھ لیا
تیرا زانو تکیہ بنا شاہؐ کا
تیرا پاؤں بچھو نے جب ڈس لیا
تو آنکھوں سے آنسو تیرے گر گیا
نبیؐ جی نے پوچھا تمہیں کیا ہوا
کہا پیارے صدیقؓ نے ماجرا
لعاب دہن آپؐ نے مل دیا
تو صدیقؓ کا پاؤں اچھا ہوا
نبیؐ پاک توقیر کرتے رہے
تیری عائشہؓ کے مقدر کھلے
تمہاری دلاری تیری عائشہؓ
نبیؐ جی کی پیاری بنی زوجہؓ
خلیفہ اول ابوبکرؓ پیارے
نبیؐ کے خسر ہیں نبیؐ کے سہارے
راہِ عشق میں آگے بڑھتے رہے
نبوتؐ کی تصدیق کرتے رہے
شہہؐ دیں سے سچا تجھے پیار ہے
حقیقت کا مجھکو بھی اقرار ہے
شہہؐ دیں کی چوکھٹ ہے مجھ کو عزیز
شہہؐ دیں کی ادنیٰ ہوں میں بھی کنیز
تیری زاہدہ کے کروڑوں سلام
شہہؐ ذوالمنن ہر گھڑی صبح و شام

1

عمرؓ بن خطاب آقا یہ تمہاری شان ہے
تو بے ثمر فاروقؓ اعظم قوت ایمان ہے
تو نے دین اسلام کو جس روز سے اپنا لیا
اور محمدؐ مصطفےٰ کے زیر سایہ آ گیا
شاہؐ کی رحمت ملی اور پھول خوشیوں کے کھلے
بے دھڑک کوچے گلی میں دین کے پروانے چلے
نصرت ربّ العلیٰ بھی جوش میں تھی آ گئی
عمرؓ بن خطاب کی ہیبت تھی ہر سو چھا گئی
جانبِ کعبہ گئے شمشیر ہاتھوں میں لئے
کر دیا اعلان گر ہے روکنا روکو مجھے
جس نے اپنا سر کٹانا ہو وہ آئے راہ میں
امت سرکار جاتی ہے خدا کی چاہ میں
عمرؓ آگے چل پڑے تھی ہاتھ شمشیر براں
تھا رسولؐ اللہ کا بھی قافلہ پیچھے رواں
بیت اللہ کا طواف و نفل پڑھنے کے لئے
اللہ تعالیٰ کی رضا کے جتن کرنے کے لئے
شمع دین حق تعالیٰ کے ہیں پروانے چلے
ہم محمدؐ مصطفےٰ کے دین کے دیوانے چلے
اب ہمارے سر پہ سایہ پرچم اسلام کا
ربّ تعالیٰ کے پیارے ہادیؐ و انعام کا
ہم چلے ہیں سوئے کعبہ اب دعاؤں کے لئے
طواف بیت اللہ کرنے اور نوافل کے لئے
ہم نماز پنج گانہ کرنے جائیں گے ادا
کہ محمدؐ مصطفےٰ کا دین ہے اپنا لیا

2

کس کی ہمت ہے کہ بڑھ کر روک لے اب راستہ
ٹکڑے کر دوں گا اسے کتوں کا ہو گا ناشتہ

تم بہادر تھے نڈر تھے تم بڑے بے باک تھے
دشمنانِ دین کے چہرے بڑے غمناک تھے

اب غلامانِ محمدؐ کو وہ کیسے روکتے
چپ رہے ڈرتے سہمتے خوف سے تھے دیکھتے

اور دنیا میں عمرؓ جیسا کوئی آیا نہیں
عدل میں انصاف میں ثانی نہیں پایا نہیں

جب خلافت مل گئی راتوں کو رہتے جاگتے
خدمتِ ملت کی خاطر دوڑتے تھے بھاگتے

تم رعایا کے لئے دن رات رہتے گھومتے
کوئی مجرم. یا مساکین و یتیمی ڈھونڈتے

تھی فکر اک روز جانا ہے خدا کے روبرو
فرض احسن طور پر نبھتے سے ہوں گا سرخرو

اے خلیفہ دوم تم پر ہوں کروڑوں ہی سلام
تم نبیؐ کے خسر داماد علیؓ ہو نیک نام

جنتوں کے وارثوں کی خدمت ہے دام میں
زاہدہ اے کاش ہوتی آپؓ کے خدام میں

1

خلیفۂ سوئم ہیں عثمانؓ غنی
تیری ذات ذو النورینؓ ایسے بنی
یکے بعد دیگر دو شہزادیاںؓ
نکاح میں تیرے ایسے تھیں آئیاں
رسولِؐ خدا کی تھی بیٹیؓ بڑی
تیرے گھر میں تیرے نکاح میں رہی
مگر جب وہ اللہ کو پیاری ہوئی
نکاح میں تیرے دوسریؓ ہو گئی
تیرا مرتبہ یوں بھی ممتاز تھا
نبیؐ جی کا ہم دم تھا دمساز تھا
حیا ہے زمانے میں ضرب المثل
تھا دینِ خدا کا کسئہ عمل
خطا نہ کبھی آنکھ تیری نے کی
تیری سوچ محتاط تھی اور رہی
کہ قربِ خداوندی کی تھی لگن
نبیؐ کی اطاعت میں رہتے مگن
کیا کرتے ایثار و قربانیاں
تھیں اللہ کی تم پر مہربانیاں

تیرے دین و ملت پہ احسان ہیں
تیرے زیرِ احسان مسلمان ہیں

کبھی مال و زر تیرا کام آ گیا
یا محبوبِ ربّ کا پیام آ گیا

تجھے عرش سے جب سلام آ گیا
شہیدوں میں یوں تیرا نام آ گیا

خلیفہؓ سوئم ہمارے امامؓ
تجھے تیرے پیاروںؓ کو میرا سلام

طفیلِ ذوالنورینؓ عثمانؓ غنی
میری بات دنیا میں دین میں بنی

میری التجا اب خدا سے ہے یہ
تیری ذات و زیرِ رحمت رہے

خلیفہ چہارم ہیں حضرت علیؓ
خدا کی عنایت بہت تھی ملی

دمکتا ہوا آپؓ مہتاب ہیں
کہ شہر علم کا یہ باب ہیں

ہو شیر خدا ذات وجہہ الکریم
شجاعت ہوئی آگے تیرے دو نیم

ہوئے دست بستہ بہادر شجاع
علیؓ نے کیا دین حق کا دفاع

تجھے سیف اللہ لقب مل گیا
صفِ دشمناں کا دہل دل گیا

مقابل جو دشمن تھے آتے رہے
انہیں منہ کے بل تم گراتے رہے

کبھی ان کے چھکے چھڑاتے رہے
وہ مرتے جہنم میں جاتے رہے

مقابل تیرے مار کھاتے رہے
کبھی دوڑتے بھاگ جاتے رہے

تمنا تمہیں بھی شہادت کی تھی
خدا کی رضا پر قناعت بھی تھی

مگر جب وداع کا وقت آ گیا
شہادت کا رتبہ علیؓ پا گیا

تھے مسجد میں سرکارؓ سجدہ کناں
تو ایسے میں کفار آئے وہاں

کئے وار ان پر وہ تھے بے گماں
دیا چھوڑ مولا علیؓ نے جہاں

علیؓ جو نبیؐ جی کے داماد تھے
نبیؐ جی کے بھائی چچا زاد تھے

علیؓ سے نبیؐ کو بہت پیار تھا
کہ بیٹیؓ کا شوہر تھا غمخوار تھا

جہاں میں جو صاحب ایمان ہیں
سبھوں کے وہ آقاؓ ہیں جی جان ہیں

ہوں مولا علیؓ پر کروڑوں سلام
بمعہ فاطمہؓ آلؓ و عترت تمام

کئے دین و ملت پہ احسان ہیں
شہیدوںؒ کے صدقے مسلمان ہیں

تیرے غازیوں کو بھی میرا سلام
برستی رہے سب پہ رحمت مدام

تیری زاہدہ ہے تیری غمگسار
گھرانے تمہارے سے ہے مجھکو پیار

بلالؓ حبشی تھا شمع حرم کا پروانہ
رہا وہ عشق محمدؐ میں بن کے دیوانہ
اسے خبر تھی کہ آساں نہیں ہے راہ وفا
چلا وہ منزلِ جاناں ورد تھا صلے علیٰ
وہ چاہتا تھا نبیؐ کا قرب نبیؐ کی پناہ
اسے خدا کی طلب تھی اسے حضورؐ کی چاہ
کہ اس کی روح میں اللہ کا تھا پیار بھرا
ازل میں روح مسلماں ہوئی تو کلمہ پڑھا
مگر کفر کو شرک کو یہ کب گوارہ تھا
کہ لات و ہبل ہی کافر کا جب سہارا تھا
خدا کی ذات تک ان کی کہاں رسائی تھی
نہ ذاتِ حق سے انہیں کوئی آشنائی تھی
نہ راست بازی کبھی ان کے من کو بھائی تھی
کہ ان کی فطرتِ بد میں تو خود ستائی تھی
ادھر بلالؓ کی فطرت میں پارسائی تھی
خدائے پاک کی الفت جو من سمائی تھی
پہاڑ ظلم کے ان پر گرائے لوگوں نے
تھا جلتی ریت لٹایا شیطاں کے چیلوں نے
مگر ارادہ اٹل تھا تو نیک طینت تھا
تو دین حق کا منادی حرم کی زینت تھا
حضورؐ پاک کی صحبت ملی تو نام ملا
اذان دیتا حرم میں تھا تجھ کو کام ملا
اذان میں جو محمدؐ کا نام آتا تھا
نبیؐ کی سمت تمہارا سلام آتا تھا

20.

کریمؐ تیرے اشارے کو دیکھ لیتے تھے
حسین اشاروں سے سرکارؐ شاد ہوتے تھے
نبیؐ کریم کا جس روز تھا وصال ہوا
بہت تھا عالم اسلام کو ملال ہوا
وہ غم سے بیٹھ گئے دل کو اپنے تھام لیا
غموں سے چور ہوئے کوئی بھی نہ کام کیا
نبیؐ نے عائشہؓ بی بی کے گھر قیام کیا
تو مسلمان غلاموں نے پھر سلام کیا
زمانے والوں نے پرسہ دیا کلام کیا
نبیؐ کی آلؑ و صحابہؓ نے احترام کیا
بلالؓ ہجر میں دکھی تھے ہو کے چپ بیٹھے
وہ اپنے حجرے میں سب کی نظر سے چھپ بیٹھے
اذان دینے کا اس کو نہ خیال آتا تھا
کہ والضحیٰ کا جو چہرہ نظر نہ آتا تھا
کہا صحابہؓ نے آجاؤ تم اذان کے لئے
اذان کہنا خدا تعالیٰ مہرباں کے لئے
نظر نہ آیا نہیں چہرہ مصطفیٰؐ کا جبھی
تو جان دے دی محمدؐ کا نام آیا تبھی
تجھے موذن اسلام ہو سلام میرا
بلالؓ تیری طرح دین میں ہو نام میرا
تجھے تو رحمتؐ عالم سے پیار تھا سچا
کرم ہو زاہدہ کا نصیب ہو اچھا

تم غلام سیدِ ابرار ہو
شاہِ جیلانی بڑی سرکار ہو
تم نواسے ہو نبی کی آل کے
پیار سے تم کو رہے وہ پالتے
عبد قادر سیدی ذیشان ہو
سیدی حسنین کی تم جان ہو
تم ہو سرکارِ دو عالم کے قریب
اے روحانی ڈاکٹر میرے طبیب
مشکلیں ہیں بے عدد یا سیدی
کیجئے امداد للہ اے ولی
یہ ہے سچ یہ ہے حقیقت اے اکرم
شاہِ جیلانی ہمارے ہیں کریم
شاہ کے دربار میں جو ہیں وزیر
آپ کی درگاہ پہ شاہ و فقیر
دست بستہ آ کے رہتے ہیں صدا
دستگیرِ بے کساں بہر خدا
آپ کے دربار میں ہے التجا
میرے دردِ دل کی کچھ کیجے دوا

7

آپ کو اللہ نے قدرت ہے دی
رحمتِ کونینؐ نے رحمت ہے دی

بامراد و شادماں جاتے ہیں لوگ
عبد قادر تیرے گن گاتے ہیں لوگ

عبد قادر شیخ جیلاں پیرِ ما
وقت ہے مجھ پر کڑا اب آ گیا

میں کہ ہوں اک نعت گو مسکین سی
میں ہوں دیوانی خدا کے دین کی

وقت کٹتا ہے حمد میں نعت میں
انبیاءؑ اور اولیاء کی بات میں
گزرتا ہے وقت رو کر رات میں
پھر سکوں ملتا ہے شاہؐ کی نعت میں

میں برے حالات میں ہوں گھر گئی
ظلم کے دریا میں ہوں میں گر گئی

ہر طرف اب دشمنوں کا زور ہے
کافروں نے بھی مچایا شور ہے

چار سو پھیلا ہوا اندھیر ہے
غاصبوں اور ڈاکوؤں کا گھیر ہے

الغیاث و المدد فریاد رس
زاہدہ کو دو سہارا داد رس

شاہؐ کی تعریف کرنے سے تھا نام
حضرت حسانؓ تیرا یہ مقام
آپ کا شیوہ حمد اور نعت تھا
جس کی خاطر وقف وقت رات تھا

دن گزرتا صحبت سرکار میں
پیش کرتے نعت جب دربار میں
سامنے ہوتے رسولؐ مجتبیٰ
اور قدموں میں مداح مصطفیٰؐ

معہ صحابہؓ بیٹھتے شاہؐ شہاں
نعت کی محفل کا ہوتا یہ سماں
حکم ہوتا حسانؓ نعتیں پیش کر
خوش گلو حسانؓ آتے جوش پر

حضرت حسانؓ ہوتے مدح خواں
مسکرا کر دیکھتے شاہؐ زماں
جامِ الفت پیتے سارے بادہ نوش
عشق میں سرکار کے ہو کر مدہوش

قدسیوں کی ٹولیاں آتیں وہاں
آپؐ کی نعتیں پڑھی جاتیں جہاں
سب مؤدب بیٹھ کر سنتے تھے نعت
کوئی کرتا ہی نہ تھا کچھ اور بات

تھی صحابہؓ کو جو چاہت شاہؐ کی
آپؐ سے نظرِ کرم کی چاہ تھی
میں نے دیکھا نہ عہد سلطانؐ کا
وہ محبت کا عہد ایمان کا

تجھ کو عشقِ مصطفےٰؐ تھا مل گیا
نعت کے قالب میں جو تھا ڈھل گیا
تم رہے مصروف نعتِ شاہؐ میں
رغبتِ دنیا نہیں تھی راہ میں

حضرت حسانؓ کو میرا سلام
آپؓ کی تقلید میں کرتی ہوں کام
آپؓ کی توقیر کرتی ہوں بہت
عشق کی تفسیر کرتی ہوں بہت

کر رہی ہوں میں بھی مدحت صبح و شام
اور درودوں کا وظیفہ شاہؐ کے نام
ہے تمنا ہوں قبول بارگاہ
میرے دیوان بھی، حضورؐ جانِ ماہ

کاش مل جائے مجھے بھی کچھ صلہ
نہ رہے تقدیر سے کوئی گلہ
نعت کے ثمرات سے بھر دو چمن
شاید ہو فیض جاری، جانِ من

آل میری نعت پر مسرور ہو
نعت کے فیضان سے معمور ہو
زاہدہ کو بھی مبارک باد ہو
روح و جاں بھی زاہدہ کی شاد ہو

خالد بن ولید تھے اسلام پر فدا
وہ تھے شجاعِ بہادر و غیور باوفا
ڈرتے تھے تجھ سے دشمنانِ دین بخدا
سیف اللہ کا لقب کیا سرکارؐ نے عطا

تیرا وجود جنگ میں تھا برق و بادسا
چٹان سے بلند تر تھا حوصلہ تیرا
تجھ کو لگن تھی دین کا پرچم بلند ہو
اور تو نگاہِ شاہؐ میں بھی ارجمند ہو

کرتے جہاد دشمنانِ دین سے سدا
تم کو شہید ہونے کی ہر بار رہتی چاہ
تم تھے سپہ سالار اپنی فوج کا وقار
عشقِ نبیؐ میں چور تھے اللہ کا تھا پیار

تم جوش و جذبہ شوق بڑھاتے تھے فوج کا
دشمن کے دل میں خوف بیٹھاتے تھے فوج کا
للکار کر تم فوج بڑھاتے تھے اس طرح
سب دینِ حق پہ جان لٹاتے تھے اس طرح

تم شانِ دینِ حق کی دکھاتے تھے اس طرح
میدانِ جنگ و جدل میں جاتے تھے اس طرح
ہر کام بجلیاں سی گراتے تھے اس طرح
تم دشمنوں کے چھکے چھڑاتے تھے اس طرح

وہ خاک و خوں میں لوٹتے جاتے تھے اس طرح
مٹی میں ناک رگڑ بلبلاتے تھے اس طرح
غازی پلٹ کے جنگ سے آتے تھے اس طرح
شہدا کو اپنے ساتھ میں لاتے تھے اس طرح

جنگ و جدل کا حال سناتے تھے اس طرح
مال اور زر غنیمتیں پاتے تھے اس طرح
ہر جنگ میں فتح کے پھریرے اڑاتے تم
لے کر نوید نصرتوں کی لوٹتے تھے تم

(80) اسّی زخم وجود پر آئے تیرے مگر
سیف اللہ تیرے صبر کی شان تھی دگر
تجھ کو شہید ہونے کی حسرت رہی بڑی
بر آئی نہ تمنا شہادت کی پر تیری

امت کے سر پہ آپؓ کے احسان ہیں بڑے
اللہ کے یہاں ملے اعزاز ہیں تجھے
تم پر خدا کی رحمتیں برسا کریں مدام
تجھ کو ہے زاہدہ کا عقیدت بھرا سلام

ربّ نے بخشا بڑا مقام تمہیں
حاجرہؓ اماں ہو سلام تمہیں

تجھ کو جنگل میں زوج نے چھوڑا
ربّ کی خاطر تھا تجھ سے منہ موڑا

کچھ نہ کھانے کو تھا نہ پینے کو
کوئی اسباب تھے نہ جینے کو

سوکھے پتھر تھے موت کا تھا خطر
تھی رضا ربّ کی تیرے پیشِ نظر

تجھ کو شکوہ تھا نہ شکائت تھی
تیری فطرت میں بس اطاعت تھی

اللہ تعالیٰ کی یہ عنائت تھی
طبع تیری میں بھی قناعت تھی

ننھا بچہ جو پیاس سے تڑپا
دل تلاشِ معاش سے دھڑکا

تھا تجھے اب خیال بچے کا
دیکھتی تھی تو حال بچے کا

بھوکا پیاسا یہ ننھا منا ہے
دھوپ میں جھلستا یہ تنہا ہے

تو گئی ڈھونڈھنے کو جب پانی
مامتا ہو گئی تھی دیوانی

2

بھاگتی تھی صفا و مروا میں
ڈھونڈتی آب و دانہ صحرا میں
تو کبھی کوہِ صفا چڑھتی تھی
سمت مروا کے بھاگ پڑتی تھی
فکر تجھ کو تھا پیارے بچے کا
ایسے جنگل میں بچے اچھے کا
دل پریشاں تھا آنکھیں بھی نم تھیں
ناتواں جاں قوتیں کم تھیں
تیرا انداز والہانہ تھا
فعل مقبول جاودانہ تھا
دیکھ کر تیری بے قراری کو
تیری مجبوری وفاداری کو
تڑپ اٹھی تھی رحمت باری
آب کا چشمہ کر دیا جاری
چشمہ پانی کا پھوٹ کر نکلا
آب زم زم تھا چارسو بکھرا
تو نے پانی کو دے دیا یہ حکم
نہ بکھر چار سو تو اے زم زم
پتھروں سے بنا دی اک دیوار
تھی لبوں پر حسین سی مسکان

شکر ربّ کا ہزار بار کیا
اپنے بچے کو بھی تھا پیار کیا

تیرا تقویٰ بھی تھا بڑا اعلیٰ

تھا مہربان تم پہ ربّ تعالیٰ
تھیں ادائیں تیری خدا کو پسند
تھا نبی بن نبی تیرا فرزند
کہ خلیل اللہ زوجہ پیارا تھا
اور ذبیح اللہ بھی دلارا تھا
تیرا کنبہ تھا محترم سارا
دنبہ جن پر خدا نے تھا وارا
تجھ کو اللہ نے ارجمند کیا
تیرے اذکار کو بلند کیا
کردیا حکم اللہ تعالیٰ نے
احکم الحاکمین اعلیٰ نے
حاجرہ کے عمل کو مت چھوڑو
صفا مروا کے درمیان دوڑو

حج عمرہ کا کرتے جائیں عمل
دوڑ کر پوری کرکے تیری نقل

اپنے اللہ کو کر سکیں راضی
ہم لگا دیں گے جان کی بازی
ربِّ تعالیٰ قبول کر لینا
ہم غریبوں کے جام بھر دینا
سیّدی ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ
زندگی میری رہ گئی ہے قلیل
عشق کی داستاں بڑی ہے طویل
اور تیری تو ہے بڑی ہی علیل
حرمتِ محترم میں بندہ نواز
پیش کرتی ہوں میں سلامِ نیاز
حاضری کو قبول کر لینا
دستِ شفقت سروں پہ دھر دینا
حضرت حاجرہؑ ہو نظرِ کرم
جا سکیں پھر سے ہم بھی سوئے حرم
زاہدہ پھر سے حج عمرے کرے
تیری سنت پہ میری آل چلے